

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

اے۔ سریش

بنام

ریاست تامل ناڈو اور دیگر

21 نومبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ ایس۔ پارپورن، جسٹسز]

تامل ناڈو تفریحی محصول ایکٹ، 1939 دفعات 3 (2-بی)، 4 اور (2) اور 4-ای۔

تفریحی محصول۔ کیبل ٹیلی ویژن۔ نمائش کے ذریعے حاصل ہونے والی وصولیوں پر 40 فیصد ٹیکس کی وصولی، منعقد: آرٹیکل 14 اور 19 (1) (اے) اور (جی) کی خلاف ورزی نہیں۔

آئین ہند، 1950: آرٹیکلز 14، 19۔

تفریحی محصول۔ کیبل ٹیلی ویژن۔ ٹیکس کی وصولی۔ منعقد: دور درشن کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

تامل ناڈو تفریحی محصول ایکٹ، 1939 کو تفریح پر ٹیکس لگانے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ اس قانون میں ترمیم کی گئی تاکہ کیبل ٹیلی ویژن کو اس کے دائرے میں لایا جاسکے اور اس کی نمائش کے ذریعے اپیل کنندہ کی جانب سے جمع کی گئی وصولیوں پر 40 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے۔ درخواست گزار نے ترمیمی ایکٹ کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جسے خارج کر دیا گیا۔ ناراض ہونے کی وجہ

سے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ترمیمی ایکٹ آئین کے آرٹیکل 19 (ایل) (اے) کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ ٹیکس درحقیقت تعلیم پر ایک ٹیکس تھا۔ یہ کہ ٹیکس کی شرح ممنوع تھی اور سینما گھروں کے مفاد میں کیبل ٹیلی ویژن کو ختم کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ یہ ترمیم آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس میں دور درشن پر ٹیکس عائد نہیں کیا گیا تھا۔

اپیل نام منظور کرتے ہوئے، یہ عدالت

یہ سچ ہو سکتا ہے کہ تفریح فراہم کرنا اظہار رائے کی آزادی کے استعمال کی ایک شکل ہے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اپیل گزار دور درشن اور دیگر ٹیلی ویژن نیٹ ورکس کے ذریعہ نشر کیے جانے والے پروگراموں کو بھی نشر کریں اور ان میں سے کچھ معلوماتی نوعیت کے یا تعلیمی نوعیت کے ہو سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی سرگرمی دو حقوق یعنی کاروبار اور تقریر۔ آرٹیکل 19 کی شق (جی) اور (اے) کا مجموعہ ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے کاروباری حصے پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اگر سینما گھروں کی جانب سے فراہم کی جانے والی تفریح پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے، اگر پریس پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے، تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اپیل کنندگان کی سرگرمی پر ٹیکس کیوں نہیں لگایا جاسکتا۔ یقینی طور پر، اپیل گزار یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان کی سرگرمی اطلاعات سے زیادہ معاشرے کے لئے اہمیت کی حامل ہے۔ جہاں اظہار رائے کی آزادی کاروبار کے ساتھ جڑی ہوئی ہے وہاں یہ ایک بنیادی تبدیلی سے گزرتی ہے اور اس کے استعمال کو معاشرتی مفادات کے خلاف متوازن کرنا پڑتا ہے۔

(1952 ایچ، 1953 اے، بی)

سکرٹری، وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند اور دیگر ان بنام کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال اور دیگران، [1995] 2 ایس سی سی 16 اور ایکسپریس نیوز پیپرز بنام یونین آف انڈیا، [1985] 1 ایس سی سی 641 پر انحصار کرتا تھا۔

کارپس جو ریزیکینڈم (جلد 16)، صفحہ 1132، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.1۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا ٹیکس کی سطح معقول حدود کے اندر نہیں ہے اور کیا اس کے واقعات ایسے ہیں کہ اپیل کنندگان کو ان کے اظہار رائے کی آزادی کا حق استعمال کرنے سے روک دیا جائے۔ حالانکہ درخواست گزاروں نے الزام لگایا ہے کہ عائد کیا گیا ٹیکس بہت بھاری ہے اور اس کا مقصد سینما ہالوں کی مدد کرنے کے مقصد سے انہیں ان کے کاروبار سے باہر نکالنا ہے، لیکن مذکورہ دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا ہے۔ (954 جی، ایچ)

2.2۔ اس شکایت میں بھی کوئی صداقت نہیں ہے کہ ٹیکس صرف ان پر لگایا جاتا ہے نہ کہ دور درشن پر۔ دور درشن اور اپیل کنندگان کے درمیان کوئی موازنہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ دور درشن ایک سرکاری تنظیم ہے جو عوامی مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کرتی ہے۔ یہ حکومت کے ذریعہ کیا جانے والا کاروبار نہیں ہے۔ اشتہارات کی اجازت دے کر اس کے ذریعے جمع کی جانے والی آمدنی کا مقصد صرف ملک بھر میں نشریاتی ترسیل کے قیام اور اس کی دیکھ بھال پر حکومت کے بھاری اخراجات کا ایک حصہ کم کرنا ہے۔ کسی بھی طرح سے اپیل کنندگان دور درشن کے ساتھ کسی مماثلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ (955 جی، ایچ، 1956 اے)

2.3۔ ریاست کی طرف سے 40 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگانے کی وجہ ریاست کی طرف سے مناسب طور پر بیان کی گئی ہے۔ چونکہ اپیل کنندگان بھی کاروبار کرتے ہیں لہذا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی دوسرے کاروبار کی طرح ٹیکس ادا کر کے ریاست کے بوجھ کو بانٹیں۔ تفریح محصول ایک بالواسطہ ٹیکس ہے۔ یہ صارفین یعنی صارفین کو منتقل کرنے کے لئے ہے اور منتقل کیا جاتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے معاملے میں، سامان کی قیمت کے 100 فیصد سے زیادہ پر لیوی نامعلوم نہیں ہے، مثال کے طور پر، محصول اور مرکزی محصول ڈیوٹی کے معاملے میں۔ درحقیقت، براہ راست ٹیکسوں کی صورت میں بھی، 50 فیصد سے زیادہ شرح پر لیوی ایک باقاعدہ خصوصیت ہے۔ یقیناً، یہ ایسی مثالیں ہیں جن میں اظہار رائے کی آزادی شامل نہیں ہے اور وہ ایک مختلف سطح پر کھڑے ہیں۔ (955 ای، ایف)

دیوانی اپیلیٹ / اصل دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14737، 28-14727 آف 1996۔

مدراس عدالت عالیہ کے 30.11.94 کے فیصلے اور حکم سے ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 16237،  
16517 اور 16272 آف 1994 کا فیصلہ۔

معہ

عرضی درخواست (سی) نمبر 20-119 آف 1995۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

اے۔ کے۔ گنگولی، آر۔ کیروپن، ٹی۔ راجا، کے۔ کے۔ مانی، ایم۔ گلے، او۔ ایس سندرم،  
ایم۔ اے۔ کرشامورتھی اور وی۔ کرشامورتھی پیش ہوئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس بی۔ پی۔ جیون ریڈی، شامل ناڈو تفریح محصول ایکٹ، 1939 کو تفریح پر ٹیکس  
لگانے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ 1994 کے ایکٹ 37 کے ذریعہ اس ایکٹ میں ترمیم کی گئی تاکہ اسے  
”کیبل ٹیلی ویژن“ کے دائرہ کار میں لایا جاسکے۔ ”کیبل ٹیلی ویژن“ کا لفظ دفعہ 3 کی شق 2-بی میں بیان کیا گیا  
ہے۔ وضاحت میں لکھا ہے:

”کیبل ٹیلی ویژن“ سے مراد وہ نظام ہے جو ٹیلی ویژن نمائش کے لیے منعقد کیا جاتا ہے جس میں  
ویڈیو کیسٹ یا ڈسک یا دونوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس پر پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو کیسٹ یا  
ڈسک یا دونوں چلائے جاتے ہیں اور فلیس یا حرکت پذیر تصاویر یا تصاویر کی سیریز جو ٹیلی ویژن  
پر کسی کنکشن ہولڈر کے رہائشی یا غیر رہائشی مقام پر دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا تعریف میں ہونے والی ”ٹیلی ویژن نمائش“ کی تعریف دفعہ 3 کی شق (11) میں مندرجہ  
ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

”ٹیلی ویژن نمائش“ سے مراد کسی بھی قسم کے اینٹینا کی مدد سے ایک ایسی نمائش ہے جس میں کیبل نیٹ ورک یا کیبل ٹیلی ویژن، کسی فلم، یا چلتی ہوئی تصویروں کی ایک سیریز، تار کے ذریعے ٹیلی ویژن سگنلز کی ترسیل کے ذریعے، جہاں رہائشی یا غیر رہائشی جگہ پر ”رکنیت“ کو ٹیلی ویژن سیٹوں کو دھاتی سماپتی کیبل یا حیاتی فائبر کیبل کے ذریعے آخری خدمت مرکزی نظام سے منسلک کیا جاتا ہے۔

دفعہ 3 کی شق (4) میں ”تفریح“ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

”تفریح“ سے مراد گھوڑوں کی دوڑ یا حرکت نگاری نمائش ہے جس میں افراد کو ادائیگی یا ٹیلی ویژن نمائش پر داخلہ دیا جاتا ہے جس کے لیے افراد کو شراکت، یا سرکنیت، یا تنصیب یا شراکت، یا تنصیب یا منسلک چارجز یا کسی بھی طرح سے وصول کیے جانے والے دیگر چارجز کے ذریعے ادائیگی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

وضاحت: اس شق اور اس ایکٹ کی دیگر دفعات کے مقاصد کے لئے، حرکت نگاری میں ویڈیو کیسٹ ریکارڈر اور کیبل ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلم کی نمائش شامل ہے۔

جہاں تک کیبل ٹیلی ویژن کا تعلق ہے تو دفعہ 4-ای چارجنگ دفعہ ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (1) میں

کہا گیا ہے:

(1) دفعہ 4 اور 7 میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، ریاستی حکومت کو ایک ٹیکس لگایا جائے گا اور اس کی ادائیگی کی جائے گی، جسے تفریح محصول کہا جائے گا، جس کا حساب ٹیلی ویژن نمائش کے لئے کسی بھی طرح سے جمع کی جانے والی رقم یا شراکت یا تنصیب یا منسلک چارجز کے ذریعے جمع کی جانے والی رقم کا چالیس فیصد ہے۔

ترمیمی قانون کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے مدراس عدالت عالیہ میں متعدد رٹ عرضیاں دائر کی گئیں۔ چیلنج کی بنیادیں، جو ہمارے سامنے دہرائی جاتی ہیں، درج ذیل ہیں:

(1) ریاستی مقننہ کے پاس ترمیمی ایکٹ کو نافذ کرنے کا کوئی قانونی اختیار نہیں ہے کیونکہ قانون سازی کا موضوع خصوصی طور پر پارلیمنٹ کے صوبے یعنی آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست 1 کے اندر آتا ہے۔

(2) مذکورہ ایکٹ کا کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ اس شعبے پر پہلے ہی صدر جمہوریہ ہند کی طرف سے جاری 1994 کے کیبل ٹیلی ویژن نیٹ ورک (ضابطے) آرڈیننس 9 اور اس کے بعد فرمان کی جگہ پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سازی کا قبضہ ہے۔

(3) یہ ترمیمی قانون آئین کے آرٹیکل 19(1)(اے) کے تحت درخواست گزاروں کو دی گئی اظہار رائے کی آزادی کی خلاف ورزی ہے۔

(4) ترمیمی قانون قانون سازی کا ایک رنگین ٹکڑا ہے۔ حقیقت اور اثر میں ٹیکس تعلیم پر ایک ٹیکس ہے کیونکہ کیبل ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے پروگراموں کا بڑا حصہ تعلیمی پروگرام ہیں۔ ان کے ذریعہ دکھائے جانے والے پروگراموں میں تفریح ۱۰ فیصد سے بھی کم ہے۔

(5) یہ ترمیمی قانون آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس میں دور درشن اور دیگر اداروں اور انجمنوں (جیسے اسٹار ہوٹلاور کثیر منزلہ ہاؤسنگ کمپلیکس) پر ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے۔

(6) ٹیکس عوامی تفریح پر نہیں بلکہ نجی تفریح پر ہے یعنی گھروں میں بیٹھ کر تفریح کرنے والے

افراد پر۔

(7) ٹیکس کی شرح بہت زیادہ ہے اور سینما ہالوں کے مفاد میں کیبل ٹیلی ویژن کو ختم کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا تمام اعتراضات پر اختلاف کرنے کے علاوہ ریاست کا دفاع یہ تھا کہ چونکہ کیبل ٹیلی ویژن سینما تفریح کی طرح ہے، اگرچہ ٹیکنیکی ترقی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک مختلف انداز میں فراہم کیا جاتا ہے۔ لہذا تفریحی ٹیکس عائد کرنے کے معاملے میں اسے سینما انٹریٹمنٹ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک اچھا اور غیر مستثنیٰ ہے تو دوسرا بھی ایسا ہی ہے۔

عدالت عالیہ نے رٹ درخواست گزاروں کی طرف سے پیش کردہ ان میں سے ہر ایک متنازعہ سے الگ الگ اور مکمل طور پر نمٹا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو مسترد کر دیا ہے۔ چونکہ ہم تمام مسائل پر عدالت عالیہ کے ذریعہ اخذ کردہ استدلال اور نتائج سے اتفاق کرتے ہیں، لہذا ہم دلیل نمبر 3، 4 اور 7 کے علاوہ مذکورہ بالا دلائل سے نمٹنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ تمام خصوصی اجازت کی درخواستوں میں اجازت دی گئی ہے۔

اپیل کنندگان کے وکیل (مذکورہ بالا دلائل 3، 4 اور 7 کے حوالے سے) درج ذیل ہیں: اپیل گزار نہ صرف ویڈیو کیسٹ/ڈسک اور ریکارڈ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے نیٹ ورک پر فلیس دکھاتے ہیں بلکہ دور درشن، بی بی سی، سی این این، اسٹار ٹی وی اور اسی طرح کے دیگر ٹی وی نیٹ ورکس کے نشر کردہ پروگراموں کو بھی نشر کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دکھائے گئے زیادہ تر پروگرام تعلیمی نوعیت کے ہیں۔ تفریح کا حصہ بمشکل 10 فیصد ہے۔ کسی بھی صورت میں تفریح فراہم کرنا بھی اظہار رائے کی آزادی کا حصہ ہے۔ درخواست گزاروں کی وصولی کے 40 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگا کر ریاست اپیل کنندگان پر ناقابل برداشت بوجھ ڈال رہی ہے۔ درخواست گزاروں کے لئے تفریح فراہم کرنے کے کاروبار میں زندہ رہنا ممکن نہیں ہے اگر انہیں مذکورہ شرح پر ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کیا جائے۔ مذکورہ شرح پر ٹیکس کا فوری اور براہ راست اثر اپیل کنندگان کو اظہار رائے کی آزادی کے بنیادی حق سے محروم کرنا ہے۔ یہ واقعی سینما آپریٹرز کی مدد کے لئے کیا جا رہا ہے، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کیبل ٹیلی ویژن کے داخلے سے ان کا کاروبار بری طرح متاثر ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ فلیس اپیل کنندگان کی طرف سے دکھائی جاتی ہیں، تو اس سے اس حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کافی حد تک، ان کے ذریعہ نشر کردہ پروگرام تعلیمی اور معلوماتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ فلموں کی نمائش

تفریح فراہم کر رہی ہے۔ تفریح فراہم کرنا بھی ان کے اظہار رائے کی آزادی کے استعمال کا ایک طریقہ ہے اور اس پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔ وکیل کا کہنا ہے کہ درحقیقت، وہ وہی کام کرتے ہیں جو دور درشن کا ہے اور پھر بھی ان پر ٹیکس کی سخت شرح عائد کی جا رہی ہے جبکہ دور درشن آزاد ہے۔

اپیل کنندگان کے اعتراضات کی مناسب تعریف کے لئے، اپیل کنندگان کے ذریعہ کی جانے والی سرگرمی کی نوعیت کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے۔ درخواست گزار تفریح فراہم کرنے کا کاروبار کر رہے ہیں۔ ان کی بنیادی سرگرمی وی سی آر، ڈسک پلیئر یا اسی طرح کے آلات کی مدد سے ویڈیو کیسٹ یا ڈسک کا استعمال کرتے ہوئے فلموں اور دیگر مواد کو دکھانا ہے۔ کیبلز کے ذریعے، صارفین کے گھروں میں ٹی وی سیٹوں کو ان کے آلات سے منسلک کیا جاتا ہے تاکہ صارفین اپیل کنندگان کے ذریعہ نشر کردہ پروگراموں کو حاصل کر سکیں۔ اس سروس کے لیے ہر صارف سے ہر ماہ ایک خاص رقم وصول کی جاتی ہے۔ یہ ان کا کاروبار ہے۔ یہ سچ ہو سکتا ہے کہ تفریح فراہم کرنا اظہار رائے کی آزادی کے استعمال کی ایک شکل ہے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ دور درشن کے ذریعہ نشر کیے جانے والے پروگرام کو ایک اور ٹی وی نیٹ ورکس بھی نشر کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ معلوماتی نوعیت کے یا تعلیمی نوعیت کے ہو سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی سرگرمی دو حقوق یعنی کاروبار اور تقریر کی ذیلی شقوق (جی) اور (اے) کا مجموعہ ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے کاروباری حصے پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اگر سینما کے ذریعے فراہم کی جانے والی تفریح پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے، اگر پریس پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے، تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اپیل کنندگان کی سرگرمی پر ٹیکس کیوں نہیں لگایا جاسکتا۔ یقینی طور پر، اپیل گزار یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان کی سرگرمی پریس سے زیادہ معاشرے کے لئے اہمیت کی حامل ہے۔ جہاں اظہار رائے کی آزادی کاروبار کے ساتھ جڑی ہوئی ہے وہاں یہ ایک بنیادی تبدیلی سے گزرتی ہے اور اس کی مشق کو معاشرتی مفادات کے خلاف متوازن کرنا پڑتا ہے۔ وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند اور دیگر بمقابلہ کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال اینڈ دیگر کے سکرپٹری، [1995] 2 ایس سی 161 میں ہم میں سے ایک (بی پی جیون ریڈی، جے) نے طے شدہ معاملوں سے نکلنے ہوئے اس تجویز کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے: "تفریح فراہم کرنا آئین کے آرٹیکل 19(1)(اے) کے تحت دی گئی اظہار رائے کی آزادی میں مضمر ہے۔ عملی طور پر آزادی اظہار کی اقدار کو مسابقتی سماجی مفادات کے خلاف متوازن کیا جانا چاہیے۔ (297 سال کی عمر میں)



یہاں تک کہ پریس کی آزادی کے حوالے سے بھی اس عدالت نے ایکپریس نیوز پیپرز میں کہا۔  
یونین آف انڈیا، [1985] 1 ایس سی سی 641:

اخبار کی صنعت کو دو بنیادی حقوق حاصل ہیں، یعنی آرٹیکل 19(1)(اے) کے تحت دی گئی  
اظہار رائے کی آزادی اور آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت کسی بھی کام، پیشے، تجارت،  
صنعت یا کاروبار میں مشغول ہونے کی آزادی، پہلا اس لیے کہ اس کا تعلق اظہار اور مواصلات  
کے شعبے سے ہے اور دوسرا یہ کہ مواصلات ایک کام یا پیشہ بن گیا ہے اور تجارت پر حملہ ہوا ہے۔  
کاروبار اور صنعت کو اس میدان میں داخل کیا جاتا ہے جہاں اظہار رائے کی آزادی کا استعمال کیا  
جاتا ہے۔ اگرچہ اظہار رائے کی آزادی کے حق پر کوئی ٹیکس نہیں ہو سکتا ہے، لیکن پیشے، پیشے،  
تجارت، کاروبار اور صنعت پر ٹیکس قابل رہائش ہے۔ لہذا اخباری صنعت پر ٹیکس قابل رہائش  
ہے۔ لیکن جب اس طرح کا ٹیکس اظہار رائے کی آزادی کے میدان میں تجاوز کرتا ہے اور اس  
آزادی کو دباتا ہے تو یہ غیر آئینی بن جاتا ہے جب تک یہ معقول حدود کے اندر ہے اور اظہار  
رائے کی آزادی میں رکاوٹ نہیں ڈالتا ہے تو یہ آرٹیکل 19(2) کی حدود کی خلاف ورزی نہیں  
ہوگی۔ اس بات کا تعین کرنے کا نازک کام کہ وہ کب پیشے، پیشے، تجارت، کاروبار یا صنعت کے  
شعبے سے آزادی اظہار کے شعبے میں داخل ہوتا ہے اور اس آزادی میں مداخلت کرتا ہے،  
عدالتوں کو سونپا جاتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں، صرف جب ٹیکس آمدنی بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ اپیل کنندگان کے کاروبار کو  
مارنے کے لئے لگایا جاتا ہے، تو وہ قانونی طور پر شکایت کر سکتے ہیں۔

عدالت نے مذکورہ فیصلے میں کارپس جوس سیکونڈم (جلد 16) میں قانون کے مندرجہ ذیل بیان کا  
بھی حوالہ دیا، جس میں صفحہ 1132 پر کہا گیا ہے:

”213(13) ٹیکس اور لائسننگ - آزادی اظہار اور پریس کی آئینی ضمانتیں حکومت کے ٹیکس  
کے اختیارات کے مناسب استعمال سے مشروط ہیں، اور ادب یا خیالات کی تشہیر سے متعلق  
تجارت یا پیشوں پر معقول لائسنس فیس عائد کی جاسکتی ہے۔“

ایک عام اصول کے طور پر، آزادی کی آئینی ضمانت تقریر ہے اور پریس حکومت کے ٹیکس کے اختیارات کے مناسب استعمال سے مشروط ہے، تاکہ یکساں اور غیر امتیازی ٹیکسوں کا نفاذ غیر قانونی نہ ہو جیسا کہ تحریر کی اشاعت یا تقسیم کے ذریعے خیالات کی تشہیر میں مصروف افراد یا تنظیموں پر لاگو ہوتا ہے۔ پریس کی آزادی کی ضمانت پبلشنگ کے کاروبار میں کام کرنے والے پیسے یا جائیداد پر ٹیکس لگانے، یا ادب یا خیالات کی تشہیر سے متعلق تجارت یا پیشوں پر معقول لائسنس اور لائسنس فیس کے نفاذ سے منع نہیں کرتی ہے۔

ٹیکس لگانے کے لئے ریاست کے اختیارات کے بارے میں، عدالت نے کہا: ”ٹیکس اس کے سرکاری ایجنٹوں میں سے کسی کے لئے خود مختاری کی قانونی صلاحیت ہے کہ وہ لوگوں یا ان کی مدد کے لئے افراد یا ان کی جائیداد پر کوئی چارج عائد کرے۔ حکومت اور کسی بھی دوسرے عوامی مقاصد کے لئے ادائیگی کے لئے جو وہ آئینی طور پر انجام دے سکتی ہے۔“

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، واحد سوال یہ ہے کہ کیا ٹیکس کی سطح معقول حدود کے اندر نہیں ہے اور کیا اس کے واقعات ایسے ہیں کہ اپیل کنندگان کو ان کے اظہار رائے کی آزادی کا حق استعمال کرنے سے روک دیا جائے۔ حالانکہ درخواست گزاروں نے الزام لگایا ہے کہ عائد کیا گیا ٹیکس بہت بھاری ہے اور اس کا مقصد سینما تھیٹروں کی مدد کرنے کے مقصد سے انہیں ان کے کاروبار سے باہر نکالنا ہے، لیکن افسوسناک بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمارے سامنے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا ہے۔

مدعا علیہ کا کیس یہ ہے کہ کیبل ٹیلی ویژن نے سینما کی جگہ لے لی ہے۔ اس نے سینما کی جگہ ایک خاص حد تک لے لی ہے۔ کیبل ٹیلی ویژن وہی کام کر رہا ہے جو سینما کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ سینما تفریح بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ تعلیمی پروگرام بھی فراہم کرتا ہے۔ درحقیقت ریاست کے ماہر وکیل کے مطابق، کیبل ٹیلی ویژن پر دکھائے جانے والے پروگراموں کا بڑا حصہ خالص اور سادہ تفریح ہے اور وہ بنیادی طور پر ایسی فلمیں دکھانے میں مصروف ہیں جو یا تو ٹی وی نیٹ ورکس کے ذریعے نشر کی جاتی ہیں یا وی سی آر وکیل کی مدد سے اپیل کنندگان کے ذریعے نشر کی جاتی ہیں۔ وکیل نے کہا کہ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے مقصد سے اپیل کنندگان بنیادی جہلت اور فحش ذوق کو پورا کرنے کے لئے بنائے گئے پروگرام دکھا رہے ہیں۔ اس کے

مطابق یہ عرض کیا جاتا ہے کہ کیبل ٹیلی ویژن پر اسی سطح پر اور سینما گھروں پر لگائے جانے والے تفریح محصول کے برابر تفریح محصول کی شرح نہ تو غیر معقول ہے اور نہ ہی حد سے زیادہ ہے۔ یہ پیش کیا گیا ہے کہ وصولیوں کے ۴۰ فیصد پر تفریحی ٹیکس کی وصولی سینما پر عائد ٹیکس کی شرح سے زیادہ نہیں ہے۔ ہمارے علم میں یہ بات بھی لائی گئی ہے کہ ٹیکس کی شرح کو کم کر کے 20 فیصد کر دیا گیا ہے، اگر سینما گھروں پر 40 فیصد یا اس کے آس پاس کی شرح سے تفریح محصول لگانا جائز نہیں ہے تو یہ پیش کیا جاتا ہے، کیبل ٹیلی ویژن پر اسی یا اس سے کم شرح پر تفریح محصول کی وصولی کو بھی برا نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

ہم ریاست تمل ناڈو کے ماہر وکیل کی عرضی سے متفق ہیں۔ ریاست کی جانب سے 40 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگانے کی جو وجہ بتائی گئی ہے اس کی ریاست نے مناسب وضاحت کی ہے اور ہمیں اس میں کوئی خامی نظر نہیں آتی۔ چونکہ اپیل کنندگان بھی کاروبار کرتے ہیں لہذا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی دوسرے کاروبار کی طرح ٹیکس ادا کر کے ریاست کے بوجھ کو بانٹیں۔ تفریح محصول ایک بالواسطہ ٹیکس ہے۔ یہ صارفین یعنی صارفین کو منتقل کرنے کے لئے ہے اور منتقل کیا جاتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے معاملے میں، سامان کی قیمت کے 100 فیصد سے زیادہ پر لیوی نامعلوم نہیں ہے، مثال کے طور پر، محصول اور مرکزی محصول ڈیوٹی کے معاملے میں، درحقیقت، براہ راست ٹیکسوں کی صورت میں بھی، 50 فیصد سے زیادہ شرح پر لیوی ایک باقاعدہ خصوصیت ہے۔ یقیناً، یہ ایسی مثالیں ہیں جن میں اظہار رائے کی آزادی شامل نہیں ہے اور وہ ایک مختلف سطح پر کھڑے ہیں۔

ہم اس شکایت میں بھی کوئی حقیقت نہیں دیکھ پارہے ہیں کہ ٹیکس صرف ان پر لگایا جاتا ہے، دور درشن پر نہیں۔ ہمیں نہیں لگتا کہ دور درشن اور اپیل کنندگان کے درمیان کوئی موازنہ ہو سکتا ہے۔ دور درشن ایک سرکاری تنظیم ہے جو عوامی مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کرتی ہے۔ یہ حکومت کے ذریعہ کیا جانے والا کاروبار نہیں ہے۔ اشتہارات کی اجازت دے کر اس کے ذریعے جمع کی جانے والی آمدنی کا مقصد صرف ملک بھر میں براڈ کاسٹنگ سسٹم کے قیام اور اس کی دیکھ بھال پر حکومت کے بھاری اخراجات کا ایک حصہ کم کرنا ہے۔ کسی بھی طرح سے اپیل کنندگان دور درشن کے ساتھ کسی مماثلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر اپیلیں اور عرضی درخواستیں ناکام ہو جاتی ہیں اور نامنظور کر دی جاتی ہیں۔  
اخراجات کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

وی۔ ایس۔ ایس

اپیلیں اور درخواستیں نامنظور کر دی گئیں۔